سوال

میں نے اپنے ایک شیعہ دوست سے یہ سنا ہے کہ ان کے ہاں ایک ایسی سورت ہے جو ہمارے مصحف میں نہیں پائی جاتی، کیا اس کی یہ بات صحیح ہے؟ اور اس سورت کو سورۃ الولایۃ کا نام دیا جاتا ہے۔

جواب

الحمد للہ

سورۃ الولایۃ کے وجود کا بعض شیعۃ علماء اور انکے امام اقرار کرتے ہیں اور کچھ انکار لیکن انکار کرنے والوں کا یہ انکار بطور تقیہ ہے، اس سورت کے وجود کی صراحت کرنے والوں میں میرزا حسین محمد تقی نوری الطبرسی شامل ہے (جو کہ 1320ھ میں فوت ہوا)۔

اس نے ایک ایسی کتاب تالیف کی ہے جس میں اس نے ذکر کیا ہے کہ قرآن کریم میں تحریف کی جا چکی ہے اور صحابہ کرام نے اس میں سے بعض اشیاء چھپا لیں جن میں سورۃ الولایۃ بھی شامل ہے، رافضیوں نے اس کی موت کے بعد عزت واحترام کے ساتھ اسے نجف میں دفن کیا۔

طبرسی کی یہ کتاب ایران میں (1298ھ) طبع ہوئی تو اس وقت اس کے متعلق ہنگامہ بپا ہوا اس لئے کہ رافضی یہ چاہتے تھے کہ قرآن کریم کی صحت کے متعلق یہ شکوک وشبہات صرف ان کے خاص لوگوں اور ان کی معتبر کتب تک ہی محدود رہیں، اور یہ سب کچھ ایک ہی کتاب میں جمع نہ کیا جائے، طبرسی اپنی کتاب کے شروع میں کچھ اس طرح رقم طراز ہے:

یہ ایک شریف سفر اور لطف والی کتاب ہے جس کا نام "فصل الخطاب فی

اثبات تحریف کتاب رب الارباب" (رب الارباب کی کتاب میں تحریف کے اثبات کا فیصلہ کرنے والا خطاب) رکھا گیا ہے۔

اس نے اس میں ان آیات اور سورتوں کا ذکر کیا ہے جس کے بارہ میں اس کا گمان ہے کہ صحابہ کرام نے انہیں حذف کر دیا اور انہیں چھپا دیا تھا اور سورۃ الولایۃ بھی انہیں میں سے ایک ہے، اور جس طرح کہ کتاب میں ہے ان کے ہاں یہ سورۃ کچھ اس طرح ہے:

یا ایھا الذین آمنوا آمنوا بالنبی والولی الذین بعثناھما یھدیانکم الی صراط المستقیم نبی وولی بعضھما من بعض وانا العلیم الخبیر۔۔۔

(اے ایمان والو اس نبی اور ولی پر ایمان لاؤ جنہیں ہم نے مبعوث کیا ہے وہ تمہیں صراط مستقیم کی راہنمائی کرتے ہیں وہ نبی اور ولی ایک دوسرے میں سے ہیں اور میں جاننے والا اور خبردار ہوں)۔

اور اسی طرح ان کے ہاں ایک اور بھی سورۃ ہے جسے وہ "النورین" کا نام دیتے ہیں وہ کچھ اس طرح ہے:

"یا ایھا الذین آمنوا آمنوا بالنورین انزلناھما یتلوان علیکم آیاتی ویحذرانکم عذاب یوم عظیم بعضھما من بعض وانا السمیع العلیم ان الذین یوفون بعھد اللہ ورسولہ فی آیات لھم جنات النعیم، والذین کفروا من بعد ما آمنوا بنقضھم میثاقھم وما عاھدھم الرسول علیہ یقذفون فی الجحیم، ظلموا انفسھم وعصوا وصیۃ الرسول اولئک یسقون من حمیم۔۔"

(اے ایمان والو!ان دونوروں پر ایمان لاؤ جنہیں ہم نے نازل فرمایا ہے وہ تم پر میری آیات تلاوت کرتے اور تمہیں بڑے دن کے عذاب سے ڈارتے ہیں وہ دونوں ایک دوسرے میں سے ہیں اور میں سننے والا جاننے والا ہوں ، بیشک جو لوگ اللہ تعالی اور اس کے رسول کی آیات میں کئے گے عھد کو پورا کرتے ہیں ان کے لئے نعمتوں والی جنتیں ہیں ، اور جو لوگ ایمان لانے کے بعد اپنے عھد وپیمان کو توڑ کر اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ان عھد لیا اسے توڑ کر کفر کا ارتکاب کرتے ہیں وہ جھنم میں ڈالے جائیں گے ، انہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کی نافرمانی کی یہی ہیں جنہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا) ۔

استاد محمد علی سعودی جنہیں وزارت عدل مصر میں ایک لمبا خاصہ تجربہ رہا ہے نے اس ایرانی مصحف کا مستشرق "برائن " کے پاس مشاھدہ کیا تو اس کی ٹیلی گراف تصویر حاصل کی ، اور اس کی عربی سطور پر ایرانی زبان فارسی میں ترجمہ کیا گیا ہے ۔

اور جیسا کہ طبرسی نے اپنی کتاب " فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب " میں اس بات کو ثابت کیا ہے اسی طرح ان کی کتاب جو کہ محسن فانی کشمیری کی تالیف کردہ (فارسی زبان میں) " دبستان مذاھب " اور ایران میں کئی بار طبع ہو چکی ہے میں بھی اللہ تعالی پر جھوٹ کا یہ پلندہ موجود ہے اور اسے ایک مستشرق جس کا نام " نولڈکۃ " نے اپنی کتاب "تاریخ مصاحف " (2/12) میں اس سورۃ کو محسن فانی کشمیری سے نقل کیا اور فرانسی ایشائی ہفت روزہ (1842 میلادی) ص (431-439) نے بھی نشر کیا ہے ۔

اور اسی طرح مرزا حبیب اللہ ھاشمی الخوئی نے اپنی کتاب " منھاج البراعۃ فی شرح منھاج البلاغۃ " (217/2) میں اور محمد باقر المجلسی نے اپنی کتاب "تذکرۃ الائمۃ " (ص 19-20) فارسی زبان میں بھی نقل کیا ہے جو کہ ایران میں منشورات مولانا کی شائع کردہ ہے ۔

دیکھیں محب الدین الخطیب کی کتاب " الخطوط العریضۃ للاسس التی قام علیھا دین الشیعۃ " ۔

ان کا یہ سارے کا سارا گمان اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل قول کی تکذیب ہے :

اللہ سبحانہ وتعالی کے فرمان کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

بیشک ہم نے ہی قرآن کو نازل فرمایا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں الحجر (9)

اور اسی لئے امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو بھی قرآن کریم میں تحریف وتبدیل کا گمان رکھے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں :

اور اسی طرح جو بھی ان میں سے یہ گمان رکھے کہ قرآن کریم میں کوئی نقص یا پھر اس کی کوئی آیت چھپائی گئی ہے یا یہ گمان رکھے کہ اس کی کچھ باطن تاویلیں ہیں جو کہ مشروع اعمال کو ساقط کردیتی ہیں وغیرہ ، تو یہ سب قرامطی اور باطنی ہیں اور اسی طرح تناسخی بھی ہیں جن کے کفر میں کسی قسم کا کوئی بھی اختلاف نہیں ۔ الصارم المسلول (3/1108-1110) ۔

اور ابن حزم رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

یہ کہنا کہ دو تختیوں کے درمیان (یعنی قرآن) میں تغیر تبدل ہے ، صریح کفر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے ۔

الفصل فی الاھواء والملل والنحل (4/139) ۔

واللہ تعالیٰ اعلم.